پارہ 10 واعلموا کے نمایاں مباحث

- نویں پارے کر اختتام پر کفارِ مکہ کے جرائم گنوائے گئے۔ مسلمانوں کو ان سے لڑنے کا جواز (legitimacy of war) فراہم کیا گیا۔ اہلِ ایمان پر ظلم و ستم اور اب لوگوں کو اللہ کے گھر سے روکنے پر کعبہ کی تولیت کا حق نہیں رکھتے یہ قریش۔
- مسلمانوں کو ہدایات- جنگ کے لئے پوری طرح تیاری رکھو، پورے وسائل بروئے کار لاکر- سامانِ جنگ اور اسباب و ذرائع کے باوجود بھروسہ اللہ پر رکھو۔ فتح اسباب، ہتھیاروں اور تمہاری محنت سے نہیں بلکہ اللہ کی مدد سے حاصل ہوگی، اس لیے اللہ کو کثرت سے یاد کرو
- مالِ غنیمت کے احکام- 20% اسلامی ریاست (رسول اللہ، ذی القربیٰ، یتامیٰ، مساکین، مسافر) اور 80% فوج میں تقسیم کیے جائیں۔
- اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی- جو بد دیانت اور خائن قوم معاہدوں کی پاسداری نہیں کرتی اس کے ساتھ اسلامی ریاست کو بھی اسی طرح کا سلوک کرنا چاہیے اور تمام معاہدے منسوخ کر دینے چاہیے
- اسلامی ریاست کی عسکری پالیسی- اسلام اپنی ریاست کو مضبوط اور مستحکم دیکھنا چاہتا ہے اسی لیے اسلام اور اسلامی ریاست کے اعداء کے مقابلے کے لیے قوت جمع رکھنے کا حکم دیا گیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ طاقت حاصل کرنے کی کوشش کریں تا کہ کوئی قوت اسلامی ریاست کو تر نوالہ سمجھ کر مسلمانوں اور مسلمانوں کے مفادات کو نقصان نہ پہنچائیں
- اسلامی ریاست کے لیے احکامِ صلح و جنگ- اگر دشمن صلح کی پیش کش کرے تو مسلمان اس سے انکار نہ کریں، اس اصول کو قرآن مجید میں تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے
- جنگی قیدیوں (POWs) کے بارے میں احکامات—دورانِ جنگ دشمن کی قوت کو کچل کر ہی (POWs) بنانا چاہیئے
- باہمی الفت و محبت- اللہ کا ایک عظیم انعام و احسان، کسی اجتماعیت کے افراد کے دلوں میں باہمی الفت و محبت پیدا کر دینا یقیناً انسان کی طاقت سے بالاتر چیز ہے
- مسلمانوں کی فتح کا دارومدار- مسلمانوں کی تعداد اور ان کی عسکری قوت پر نہیں بلکہ ان کے ایمان اور ان کی ثابت قدمی پر ہے، اگر ان کا ایمان مضبوط اور وہ میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہیں گے تو وہ اپنے سے ۱۰ گنا دشمن کے مقابلے میں بھی فتح مند ہوں گے (فَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ ۚ وَ اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ اَلۡفٌ یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفَیۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ

سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃ

- ۹ھ میں نازل ہوئی اگرچہ اس کے مختلف حصے مختلف اوقات میں نازل ہوئے، اس کا دوسرا معروف نام سورۃ بَرَاءَۃ ہے۔ (ان دو کے علاوہ بھی اس سورت کے کئی اور نام ہیں جن میں العَذَاب، الفَاضِحَة، المُشرِدة، المُقَشْقَشَة، الحَافِرَة، الكَاشِفَة، المُنَقِّرَة، المُثِيْرَة، المُدَمْدِمَة، المنكلة، البَحُوث، المخزية، المُتَكلمة شامل ہیں)، یہ سب نام منافقین و مشرکین پر سختی، ان کو ذلیل و رسوا کرنے، ان کو عذاب دینے اور ان کی زبوں حالی اور پستی کے حوالے سے ہیں)
- شروع میں بسم اللہ نہیں۔ آپ ﷺ نے اس سورت کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھوائی [بسم اللہ امان ہے اور سورۃ میں کفار کی امان اور عہد و پیمان کو ختم کیا گیا ہے]
- اس کے پانچ حصے مختلف مواقع پر اترے۔ ان کا زمانہ نزول اور قرآن میں ان کے رکھے جانے کی ترتیب جانے بغیر اس سورت کے مضامین کو سمجھنا مشکل ہے
- مرکزی مضمون- جب اسلام اپنی انقلابی جدوجہد کے آخری مرحلے میں داخل ہوا تو کس رہنمائی کی ضرورت تھی وہ رہنمائی کا سامان اس سورۃ میں۔ اس کا مضمون جہاد ہے۔ سورۃ انفال کی طرح (جس کا نقطۂ آغاز بدر اور عروج فتح مکہ / تبوک ہیں)
- اس سورۃ پر غیر مسلمانوں نے بے شمار اعتراضات کیے ہیں۔ تفسیر اور مضمون و معانی کی وضاحت کے اعتبار سے یہ ایک مشکل سورۃ ہے
- اس سورت میں خطاب کا رخ مسلمانوں کے علاوہ مشرکین، اہلِ کتاب اور منافقین کی طرف۔ ان سب عناصر کو جو ہر لحاظ سے اسلامی اجتماعیت کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے، اس موقع پر کسی قسم کی کوئی رعایت نہ دینے کی ہدایت- اسلام اپنی تکمیلی صورت کی طرف گامزن، کفر و شرک کے ساتھ کوئی شراکت قابلِ قبول نہیں
- اس سورۃ میں آپ ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ۱۔ آپ کی بعثت خصوصی (اہل عرب / بنو اسماعیل / اُمیین کی طرف، ۲۔ بعثت عمومی (اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ پوری نوعِ انسانی کی جانب)
- مشرکین کو قتل کرنے کے حکم کا تعلق۔ آپ ﷺ کی اُن کی طرف خصوصی بعثت اور اللہ کا قانونِ حجت سے ہے (اسی قانون کے تحت اللہ نے مکذب قوموں کو عذاب دیا)
- پہلی ۶ آیات- مشرکینِ عرب کے لئے فیصلہ کن۔ اتمام صحت کا قانون ان پر اب لاگو۔ ایک معین مدت تک بس مہلت ہے انھیں اس کے بعد انہیں اسلامی ریاست سے باہر نکال کیا جایئگا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا سرزمین عرب میں دعوت کا تکمیلی مرحلہ تھا۔
- مشرکین عرب کے تمام معاہدوں سے برات کا اعلان- کہ یہ عہد شکن ہیں، دغاباز، غدار اور بے لحاظ ہیں، اگر تم پر قابو لیں تو کسی قول و قرار کا کوئی پاس نہ کریں گے، انہیں ۴ مہینے کی مہلت، جس کے بعد انہیں گرفتار اور قتل کیا جائے گا (اگر اسلام قبول کرلیں، نماز پڑھیں اور زکوۃ ادا کریں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا)

- اسلام کے مکمل اظہار (غلبہ) کے لیے احکامات دیئے گئے کہ عرب سے شرک کو قطعاً مٹا دیا جائے اور قدیم مشرکانہ نظام کا کلی استیصال کر ڈالا جائے تا کہ مرکز اسلام ہمیشہ کے لیے خالص اسلامی مرکز ہو جائے اور کوئی دوسرا عنصر اس کے اسلامی مزاج میں نہ تو خلل انداز ہو سکے اور نہ کسی خطرے کے موقع پر اندرونی فتنہ کا موجب بن سکے
- مشرکین اعتقادی طور پر نجس ہیں: اور اپنے خلاف خود کفر کے گواہ ہیں اس لیے انہیں حدودِ حرم میں داخلے کی اجازت نہیں
- اہل کتاب میں سے یہود اور نصاریٰ پر لعنت کی گئی کہ انہوں نے حضرت عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو الوہیت میں شامل کر لیا تھا
- اہل کتاب نے تورات و انجیل کی تعلیمات کو نظر انداز کر کے اپنے احبار (علماء) اور رہبان (درویشوں) کے حلال و حرام کو تسلیم کر لیا تھا۔ قرآن مجید نے اس کو انہیں رب بنا لینا کہا ہے (یہ اللہ کی توحید تشریع میں شرک ہے) [اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ]
- غزوہ تبوک - اہلِ ایمان کے لئے ایک ابتلا اور ان کے خلوص و صدق کا امتحان تھا۔ اس موقع نے اخلاص اور نفاق کو چھانٹ کر الگ کر دیا۔
- مکہ پر حملے کے لئے ذہن سازی کی گئی۔ اسلام کا محور - کعبہ کا انتظام اہل ایمان کے ہاتھ میں آجانے کے بعد یہ بالکل نامناسب تھا کہ جو گھر خالص خدا کی پرستش کے لیے وقف کیا گیا تھا اس میں بدستور شرک ہوتا رہے اور اس کی تولیت بھی مشرکین کے قبضہ میں رہے۔ اس لیے حکم دیا گیا کہ آئندہ کعبہ کی تولیت بھی اہل توحید کے قبضہ میں رہنی چاہیے اور بیت اللہ کے حدود میں شرک و جاہلیت کی تمام رسمیں بھی بزور بند کر دینی چاہیں
- محدود مذہبی ذہنیت کی نفی - بیت اللہ کی مجاوری اور خدمت اور حجاج کو پانی پلانا.... یہ ایمان اور جہاد کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اس حکم کا عموم کیا ہے؟ کسی زیارت گاہ کی سجادہ نشینی، مجاوری اور چند نمائشی اعمال کی بجا آوری۔ عام طور پر لوگ اس کو تقدس اور شرف سے نسبت دیتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اصلی قدر و قیمت ایمان اور راہِ خدا میں قربانی کی ہے۔
- یہود و نصاریٰ کے خلاف بھی جہاد کا حکم - جب تک وہ جزیہ دے کر اسلامی ریاست کی بالادستی قبول کر لیں۔ ان کے علماء اور صوفیا کا فاسد کردار اور ان کی اسلام دشمنی
- ۸ مرغوبات نفس۔ رشتہ و پیوند اور مال و دولت دینا۔ [قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ﰰاقْتَرَفْتُمُوْهَا....] ان میں سے کسی ایک یا سب محبتوں کا جذبہ، اللہ اس کے رسول ﷺ اور اس کے راستے میں جہاد کے مقابلے میں زیادہ محبوب ہے تو یہ ان کے فرامین سے انحراف اور جہاد سے روگردانی کرنے کا پیش خیمہ ہے
- نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد - غلبہ دینِ حق [هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾] سورۃ صف میں بھی یہی مضمون آیا ہے اور سورۃ الفتح میں بھی
- ترکِ جہاد پر - استبدالِ قوم اور عذابِ الیم کی دھمکی دی گئی ہے (اگر اللہ کے راستے میں نہ نکلو گے تو... اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ...)
- منافقین کے خلاف فردِ جرم - بلا عذرِ شرعی رخصتیں مانگتے ہیں، جہاد سے جی چراتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔ فتنوں کا شکار میں۔ منافقین بادل ناخواستہ دین کے نام پر جو کچھ خرچ کرتے ہیں اللہ کے ہاں اس کی کوئی قیمت نہیں۔ یہ اللہ اور رسول کے منکر ہیں اور ان کا انفاق اور ان کی نماز سب محض نمائش ہے انہیں بتایا گیا کہ اگر وہ اسی روش پر رہے تو خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے، اپنی ہی جانوں پر ظلم ڈھانے والے نہ بنو گے۔ خدا تمہاری جگہ اپنے دین کی نصرت کے لیے دوسروں کو اٹھا کھڑا کرے گا
- زکوٰۃ کی ۸ مدات - زکوٰۃ کی رقم / مال صرف فقراء، مساکین، عمال، تالیفِ قلب، گردنیں آزاد کرانا، قرضدار، اللہ کے دین کے غلبے کیلئے اور مسافر کے لیے
- اللہ تعالیٰ اسلام کے نور کا اتمام کر کے رہے گا، پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا چاہے مشرکین، اہل کتاب اور منافقین کتنا ہی اس کو ناپسند کریں
- جاہلانہ رسموں کی بیخ کنی - جیسے کیلینڈر میں ردوبدل اور حرام مہینے کا تعین۔
- عرب میں اسلام کا مشن پایہ تکمیل کو پہنچ جانے کے بعد دوسرا اہم مرحلہ عرب کے باہر دین حق کا دائرہ اثر پھیلانا تھا، یہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت عمومی کا مرحلہ تھا، جنگِ تبوک اسی مرحلے کی ایک کڑی ہے، اسلام اب ایک عالمگیر جدوجہد کے مرحلے میں داخل ہو رہا تھا جس میں مسلمانوں کو دنیا کی بڑی طاقتوں سے ٹکرانا تھا، اس مرحلے پر مسلمانوں میں کسی ضعف کا ہونا شدید اندرونی خطرات کا باعث بن سکتا تھا، اس لیے جنگِ تبوک کے موقع پر کمزوری دکھانے والے مسلمانوں پر سخت گرفت کی گئی اور اس طرزِ عمل کو ایمان کے منافی قرار دیا گیا
- منافقین کی شدید گرفت اور مذمت: منافقوں کو اپنی سازشوں اور اسلام دشمن سرگرمیوں میں نو سال گزر چکے تھے، اب تک ان کے ساتھ نرم روہ اختیار کیا جاتا رہا لیکن اب ان آستین کے سانپوں سے سختی سے نمٹنے کا حکم دیا گیا، نبی اکرم ﷺ کو ان کا جنازہ پڑھنے سے روک دیا گیا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے بھی